تھی اور مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ مسیح موعود کا پورا پول کھولا گیا تھا۔ ان ملاقاتوں سے میرا ذہن بتدریج پختہ ہوتا گیا اور یہ بات راسخ ہوگئی کہ مرزائی جھوٹے اور مرتد ہیں۔ ان کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ یہ لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں لہذا اب میں نے پورے شرح صدر کے ساتھ حضرت شاہ صاحب کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔

محمود احمد نے لمبی ملاقات کے دوران بتایا کہ اس کی بیوی مسلمان ہے۔ اسی طرح ان کے دادا سے اوپر تمام خاندان مسلمان تھا۔ لیکن جس چک میں ہم رہتے ہیں (۳۰-۱۱ ایل) وہاں بڑے بااثر جاگیردار رہتے ہیں جنھوں نے میرے دادا کو ان کی معاشی مجبوریوں کی بنا پر مرزائی مذہب میں داخل کر لیا، یہ صرف کسی ایک فرد کے ساتھ ان کا معاملہ نہیں بلکہ ۳۰ چک کے اور بھی بہت سے افراد کو جاگیرداری نظام کے تحت مرزائی بنا رکھا ہے۔ محمود احمد نے بتایا کہ مرزائیوں نے وہاں ایک عبادت گاہ بھی قائم کر رکھی ہے، موصوف نے بتایا کہ جمعہ کو قبول اسلام کا اعلان کر کے جب میں اپنے گاؤں کی مسجد میں تراویح پڑھنے کے لئے گیا تو تمام مسلمان مجھے حیرت سے تکنے لگے۔ میں نے ان کو بتایا کہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔

موصوف نے کہا کہ میں اب تہیہ کر چکا ہوں کہ اپنے علاقہ میں مرزائیت کے خلاف جدوجہد کروں گا اور لوگوں کو ان کے مکر و فریب سے آگاہ کروں گا۔

محمود احمد کے مسلمان ہونے پر شہر کے تمام دینی، سیاسی، سماجی حلقوں نے مبارک باد پیش کی اور خوشی کا اظہار کیا۔ اور دوسرے دن محمود احمد نے مقامی مجسٹریٹ کی عدالت میں اپنے قبول اسلام پر قانونی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے بیان حلفیہ دائر کیا:-

آگ کا کھیل

پٹرول، مٹی کے تیل، ڈیزل اور کھاد کی قیمتوں میں تازہ اضافے نے جو ستم ڈھایا ہے، اسے الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ وزیر مملکت برائے خزانہ نے اپنی بجٹ تقریر میں یقین دہانی کرائی تھی کہ موجودہ حکومت کوئی منی بجٹ پیش نہیں کرے گی لیکن اس کا وہی حشر ہوا جو پیپلز پارٹی کے انتخابی منشور کا ہو رہا ہے —— اب غریب آدمی مہنگائی کی چکی میں اس طرح پس رہا ہے کہ اس کی ہڈی پسلی ایک ہو چکی ہے، لیکن غریبوں کے نام نہاد حامی اور خود کو عوامی کہلانے والی حکومت عیش و عشرت میں مگن ہے۔

وزیر اعظم صاحبہ کا یہ عالم ہے کہ انہوں نے کروڑوں روپے مالیت کا ایک بوئنگ طیارہ اپنے لیے مخصوص کر لیا ہے، اس کی تزئین و آرائش پر بھی کروڑوں روپے صرف کر ڈالے گئے ہیں —— بلاول کے لیے بیڈ دس ہزار ڈالر میں آیا ہے، اس پر نصب کیے جانے والے ڈبل لیمپ دو ہزار ڈالر کے ہیں، وزیر اعظم پینے کے لیے "ایویان" کا پانی فرانس سے منگواتی ہیں، اور اپنے بیٹے کو دھونے، پونچھنے اور نہلانے کے لیے بھی اسی کو استعمال کرتی ہیں —— جونیجو دور حکومت میں چھوٹی گاڑیاں استعمال کرنے کی مہم چلائی گئی تھی —— اور احمقانہ طور پر ہی سہی، پرانی بڑی گاڑیاں فروخت کر ڈالی گئی تھیں —— "عوامی حکومت" نے آتے ہی یہ پابندی ختم کر دی اب اس کے وزرائے کرام اور افسران عالی شان ۱۶ سو سی سی یا اس سے بڑی گاڑیاں استعمال کرتے ہیں اس کا مطلب ہے کہ یہ گاڑیاں نئی خریدی گئی ہیں، اور یوں ان پر بھی کروڑوں روپے خرچ ڈالے گئے ہیں —— مادر ملت نصرت بھٹو صاحبہ رولز رائس میں سفر کرتی ہیں —— اور یوں ملکی خزانے کو حلوائی کی دکان سمجھ لیا گیا ہے ——

ان بدمستیوں کو دیکھئے، اور پھر اس حوصلے کو دیکھئے کہ کھاد کی قیمت میں دو بار اضافہ کر کے، اسے ۴۸ نرخ بڑھا ڈالا گیا ہے۔ بجلی کے نرخوں میں ۳۰ فیصد اضافہ ہو چکا ہے —— امداد باہمی کے قرضے بند کر کے غریب کسانوں کی زندگی دوبھر کر ڈالی گئی ہے —— لوگ اگر احتجاج کے لیے سڑکوں پر نہ نکلیں تو کیا کریں —— وفاقی حکومت نے آگ کا جو کھیل شروع کیا ہے، اس میں خدا معلوم وہ اپنے ساتھ کس کس کو جلا ڈالے گی —— !!!

بشکریہ ہفت روزہ زندگی لاہور

سعید احمد آزاد
تاجوالہ ۔ شجاع آباد

مولانا حق نواز جھنگوی شہید کا مشن جاری رہے گا

۲۲ فروری ۱۹۹۰ء سے لے کر تاحال ملک بھر میں شیر اسلام امیر عزیمت شہید ناموس صحابہ مولانا حقنواز جھنگوی کی المناک شہادت پر احتجاج کا سلسلہ جاری ہے۔ مولانا شہید مومنین اہل سنت کے ترجمان اور دلوں کی دھڑکن تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی شہادت کے بعد پورا ملک سراپا احتجاج بنا ہوا ہے۔ اسی سلسلے میں ۱۳ اپریل بروز جمعۃ المبارک ایک عظیم الشان احتجاجی و تعزیتی جلسہ جامع مسجد نصیر الاسلام تاجے والہ (شجاع آباد) میں منعقد ہوا۔ جس کا اہتمام مجلس احرار اسلام اور بلوچ اسلامک ایجوکیشن سروس نے کیا تھا۔ پروگرام کے مطابق مدرسہ نصیر الاسلام میں نماز فجر کے بعد شہدائے ناموس صحابہ کے درجات کی بلندی کے لئے قرآن خوانی کی گئی۔ قبل از نماز جمعہ، حضرت مولانا غلام یسین صدیقی مدظلہ کی صدارت میں قاری محمد زکریا کی تلاوت قرآن حکیم سے پہلی نشست کا آغاز ہوا اس کے بعد شہید مولانا حق نواز کو منظوم خراج تحسین پیش کیا گیا۔ طالب علم رہنما قاری عبدالستار عابد نے شہید ناموس صحابہ مولانا حق نواز کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے سنی طلباء کے منظم و متحد رہنے اور میدان عمل میں آنے کی ضرورت پر زور دیا۔ مولانا غلام اللہ خان مدظلہ نے کہا کہ توحید و ختم نبوت اور صحابہ کرام کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ صحابہ کرام کے گستاخ کے لئے سزائے موت کا قانون بنایا جائے اور ان پر تبری کرنے والے خبیثان عجم کو قرار واقعی سزا دی جائے، ایسا تمام لٹریچر ضبط کیا جائے جس میں صحابہ کی اہانت کی گئی ہے۔

مجلس احرار اسلام کے کارکن اور بلوچ اسلامک ایجوکیشن سروس تاجے والہ کے ناظم محمد افضل خان احرار نے کہا کہ مولانا کی شہادت رافضیوں اور مشرکین عجم کی سازش ہے جنہوں نے جاگیرداروں کے ایماء پر مولانا کو شہید کیا ہے۔ کیوں کہ مولانا شہید نے دفاع صحابہ کا عزم کیا ہوا تھا اور وہ دشمنان صحابہ کے لئے مذہبی و سیاسی خطرہ تھے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ مولانا حق نواز کے اصل قاتلوں کو سزائے موت دی جائے اور اس سازش کو عوام کے سامنے بے نقاب کیا جائے۔ انہوں نے ہائی سکول جگووالہ میں سنی طلباء پر ہیڈ ماسٹر کے مظالم، مرزائی اور رافضی ٹیچروں کی کھلی بکواس کرنے پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہیڈ ماسٹر نے اپنا رویہ تبدیل نہ کیا تو جلد اس کے تعاقب میں سنی عوام میدان میں آئیں گے۔

نماز جمعہ کے بعد دوسری نشست کا آغاز شعبہ تعلیم القرآن کے قائم مقام ناظم قاری صفدر حسین کی تلاوت سے ہوا۔ طلباء نے مل کر صحابہ کرام کو منظوم نذرانہ پیش کیا۔ مولانا حفیظ اللہ فاروقی مدظلہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ رافضیوں نے امیر عزیمت کو اس لئے شہید کیا کہ ان کا مشن پورا نہ ہوسکے لیکن یہ ان کی خام خیالی ہے۔ سنی نوجوان قائد کا مشن جاری رکھیں گے شہید قائد کے مشن کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ سانحہ مرکزی اور صوبائی حکومت کی کمزوری کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ جمعیت طلباء اسلام جہانیاں کے رہنما حافظ محمد صفی اللہ ارشد نے کہا کے مولانا نے علمائے اہلسنت کے سر فخر سے بلند کر دیئے ہیں اور شہادت کا اعلیٰ مقام پایا ہے۔ میرے قائد نے سنی نوجوان کے ذہن میں منکرین اصحاب رسول کی نفرت کوٹ کوٹ کر بھر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ شہید قائد کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ جلسہ سے مولانا نذیر احمد خاں، محبوب احمد خان اور دیگر طلباء نے خطاب کیا۔ مولانا غلام یسین صدیقی مدظلہ کے صدارتی خطبے اور دعا سے جلسہ اختتام کو پہنچا اور شہدائے ناموس صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی گئی۔